

سوال نمبر 4

جز (ب) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے معمرۃ بکری
خریدی اسے تین دن تک اختیار ہے، اگر وہ پس کرنا چاہے تو اس
کے ساتھ ایک صاع طعام بھی دے جو گندم نہ ہو۔

جز (ج) :-

تحریرہ کالغوی و اصطلاحی معنی

تشریف

مصرف

لغوی معنی :-

تحریرہ

روکنا

اصطلاحی معنی :-

دودھ دینے والے جانور کا دودھ

روک لینا تاکہ دودھ تھنوں میں جمع ہو جائے اور

خریدار موٹے تھن دیکھ کر یہ تصور کرے کہ یہ دودھ

زیادہ دیتا ہے، اس کو سامنے رکھ کر وہ قیمت زیادہ لگائے

جز (د) :-

بیع معمرۃ

ائمہ اربعہ کے نزدیک بالاتفاق صحیح ہے

تاہم اس بات میں اختلاف ہے کہ خریدار خریدی ہوئی چیز

واپس کر سکتا ہے یا نہیں

ائم ثلاثہ کے نزدیک :-

مشتري خریدی ہوئی چیز واپس
کر سکتا ہے لیکن واپس کرنے کی صورت میں اسے ایک صاع طعام
دینی ہوگی۔
دلیل :-

سوالے میں مذکور حدیث اٹک دلیل ہے ،
امام اعظم کا مذہب :-

مشتري خریدی ہوئی چیز واپس نہیں
کر سکتا، کیونکہ قر یہ عیب نہیں بلکہ یہ دھوکہ ہے۔ یاں مشتری کا جتنا
نقصان ہوا۔ اس نقصان جتنی قیمت بائع سے واپس لے سکتا ہے۔

سوال نمبر 2

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، سونا سونے
کے برے نہ بیچو مگر برابر، برابر۔ اور بعض کو بعض پر فضیلت نہ دو۔
اور چاندی کو چاندی کے برے نہ بیچو مگر برابر، برابر، اور بعض کو بعض
پر فضیلت نہ دو، اور ان میں سے غائب کو حاضر کے برے نہ بیچو۔

جز (ب) :-

خط اشیرہ عبارت :- لا تبیعوا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ
سونا سونے کے برے برابر، برابر تو جائز ہے، لیکن اس میں زیادتی حرام
ہے مثلاً ایک تولہ سونے کے برے ٹھیرٹھ تولہ سونا، اور اس میں نقد بھی
غروری ہے۔

جز (ج) :-

علت ربا کے بارے اختلاف اللہ

امام اعظم کے نزدیک :-

علت ربا ہم جنس بیونا، کیلی، فوزی بیونا

حلیل :-

الحنطة بالحنطة... اس حدیث میں کیلی یا فوزی چیزوں کا ذکر ہوا

اور ہم جنس ہونے کو بھی بیان کیا گیا۔

امام شافعی کے نزدیک :-

علت ربا ثمن اور طعام ہے۔

حلیل :-

نبی پاک نے حدیث ابو امیسہ دو شرطوں کی توجیح فرمائی ایسا یا بھی قبض

دوسری مماثلت اور یہ دونوں اس چیز کے عظیم و شریف و اہمیت والے ہونے کو

دراجم کر رہی ہیں۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ عبارت :-

حفرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے حفرت سلیمان علیہ السلام کی ساٹھ بیویاں تھیں آپ نے

فرمایا آج رات میں ان سب سے جماع کروں گا، ان میں سے

ہر ایک کو حمل ہوگا، ان میں سے ہر ایک شہسوار غلام جنے گی

جو راہ خدا میں لڑے گا، ان میں سے ایک کو حمل ہوگا، اور اس

نے آدھا بچہ جنا، نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر سلیمان

علیہ السلام ان شہداء اللہ فرماتے تو ان میں سے ہر ایک شہسوار غلام

جنتی جو راہ خدا میں لڑتا۔

جز (ب) :-

حدیث سے مستنبط مسائل

- 1: جماع کرتے وقت نیک خواہش کرنی چاہیے۔
- 2: کئی بیویوں سے ایک رات میں جماع کرنے سے کوئی حرج نہیں۔
- 3: معاملات کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرنا چاہیے۔ اور اس حکم میں بنی غریبی سب برابر ہیں۔

جز (ج) :-

قسم میں استنفاد اور شرط کا حکم :-

جب استنفاد اور شرط

متصل ہو مثلاً یوں کہے انت طالق ثلاثاً ان دخلت الدار تو یہ شرط معتبر ہوگی۔

جب استنفاد اور شرط منفصل ہو مثلاً یوں کہے انت طالق پھر خاموش ہو کر کہے ان دخلت الدار تو یہ لغو ہے اس کا اعتبار نہیں ہوگا۔

سوال نمبر 4

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما

فرماتے ہیں میں نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملکر انیس جنگیں لڑیں، جنگ بدر اور احد میں شریک نہ ہوا۔ میرے باپ نے مجھے منع کیا جب میرا باپ (عبد اللہ) شہید ہوا جنگ احد میں۔ اس کے بعد میں کسی جنگ سے پیچھے نہ رہا۔

جز (ب) :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کی تعداد :-

ستائیس ہے ۔

جن غزوات میں لڑائی ہوئی :-

ان کی تعداد ۹ ہے

جز (۲) :-

غزوہ بدر کس سن میں ہوا :-

۶ ہجری میں

غزوہ احد کس سن میں ہوا :-

تین ہجری میں

فتح مکہ کس سن ہوئی :-

۸ آٹھ ہجری میں

جز (۶) :-

غزوہ ادر سر یہ کا معنی

تحریف

لغوی معنی :-

دشمن سے جنگ کے لیے جانا

معرف

غزوہ

اصولاً ہی معنی :-

وہ لشکر یا گروہ جس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

بففس نفیس شریک ہوں ۔

تحریف

محرّف

لفظی معنی:

فوجیوں کا گروہ جنکی تعداد پانچ سے اوپر ہو

اصلاحی معنی:-

عجائبین کی وہ جماعت جس میں بنی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم شریک نہ ہوں

سوال نمبر 1

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ملاقات کرنے سے

اور اس بات سے کہ عورت سوال کرے اپنی بہن کی طلاق کا اور نجش

اور قریب سے اور اس سے کہ آدمی اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت لگائے۔

جز (ب) :-

اصطلاحات بیوع

تعريفات

معرف

مرا مسقة

لغوی معنی :-

چھوٹا، ہاتھ لگانا

اصطلاحی معنی :-

بائع مشتری سے کیے اتنی قیمت میں

جس کپڑے کو تو ہاتھ لگائے گا وہ کپڑا تیرا بیو جائے گا

اور تجھے واپس کرنے کا اختیار نہیں ہوگا

حکم :-

یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں دھوکے کا شبہ ہے

لغوی معنی :-

چھینلنا

اصطلاحی معنی :-

قیمت لے ہونے کے بعد بائع مشتری سے کیے

کہ یہ کنکری جس ڈھیر پر گرے گی وہ تیرا بیو جائے گا۔

حکم :- یہ بیع باطل ہے۔

مناہذہ

معرف

تقریف

نجش

اصطلاحی معنی :-

مشتري بيج خريدے اس کے بعد دوسرا
شخص آکر اسکی زيادہ قيمت لگانے مقصد خريدنا نہ ہو
بلکہ دوسرے کو دھوکہ دینا ہو۔
حکم :-

یہ بیع باطل ہے۔

سوال نمبر 2

جزء (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صاحب عربہ کو رخت
دی کہ وہ خشک کھجور کو انوارہ کر کے بیچے۔

تشریح :-

عربہ کالغوی معنی ہے عطیہ

اصطلاحی معنی :-

کھجور کا درخت جسکو اس کے عاں کے محتاج شخص

کو کھجوریں کھانے کے لیے تحفہ دیا ہو۔

تفصیل :-

کھجور کے باغ کا عاں محتاج لوگوں کو بلا کر پیرائیں کو ایک

یادو کھجور کے درخت دے دے، جب کھجوریں تیار ہو جائیں تو محتاج شخص

اپنے درخت کے پاس آجاتا اور ادھر سے باغ کا عاں اپنے اہل و عیال

کے ہمراہ باغ میں ڈیرے لگاتا، اس طرح محتاج شخص کا باغ میں آنا

ایسی ناگوار گزرتا، اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے رخت

دی کہ کھجوریں کھڑے ہونے چل کے برے وہ خشک کھجورے لیں۔

جز (ب)

معرف	تحریف
منرا بند	بکھوروں کی خشک کھجوروں کے برے بیج کرنا۔
معاقلہ	گندم کی بالیوں میں کھڑی گندم کو ڈھیر کے برے بیجنا۔
عریا	بکھور کا درخت جس کو اس نے مارتے ہوئے شتھن کو کھجوریں کھانے کے لیے دیا ہو۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
چاندی سونے کے برے سود ہے مگر برابر برابر، گندم گندم کے برے سود
ہے مگر برابر برابر جو، جو کے برے سود ہے مگر برابر برابر، کھجور کھجور
کے برے سود ہے مگر برابر برابر۔

ربا کا لغوی و اصطلاحی معنی

معرف	تحریف
ربا	لغوی معنی: مطلق زیادتی اصطلاحی معنی:-
	فضل مال لا یقابلہ عوض فی معاوضہ مال بمال۔
	ترجمہ:-
	مال کا مال کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں وہ زائد
	مال جس کے مقابلے میں کچھ نہ ہو۔

جز (ب) ۱

ربا پر نوٹ

ربا کا لغوی معنی مطلق زیادتی،
اصطلاحی معنی: مال کے ماحال کے ساتھ تبادلہ کی صورت میں وہ
نہ اس مال جس کے مقابلے میں کچھ نہ ہو۔

ربا کی اقسام :- ربا الفہم ربا النسیئہ

2

ربا فضل :-

اس کا مطلب ہے زیادتی کے ساتھ بیع کرنا
مثلاً ایک من گندم کی دیر ۶ من گندم کے ساتھ بیع کرنا

ربا نسیئہ :- ادھار کے ساتھ بیع کی صورت میں مدت طوارہ پر دے دینے

ربا الفہم :-

سود حرام ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا :-

احلہ اللہ البیع وحرم الربوا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت عربوں میں
یہ سود کثرت سے پایا جاتا تھا۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جہ چیزوں میں سود حرام فرمایا۔

۱) سونا ۲) چاندی ۳) گندم ۴) ناک ۵) جو ۶) چنا

سود کے بارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سخت وعیدیں فرمائی
ایک حدیث پاک میں ہے جس کا مفہوم یہ ہے سود کھانے والا ایسا ہے
جسے اس نے اپنی سگلی ماں کے ساتھ کرنا کیا ہو۔

جز (الف):

ترجمہ حدیث :-

صوت عالئہ رفی اللہ تعالیٰ عنہا

فرماتی ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زمانے میں چور کو پکارتے ہوئے کہتے تھے کہ اے کھال سے کم چور سی کرنے پر نہیں کھانا لیا، جھفہ یا ترس یہ دونوں کھال کے نام ہیں۔

جز (ب):

سرقہ کے اقسام میں اختلاف ائمہ

امام شافعی کے نزدیک :-

جو تھائی دریم یا اس سے زیادہ چوری

کرنے پر قلعہ بد ہے۔

دلیل :-

لا تَقْطَعْ يَدَ السَّارِقِ الْاَفْرِ رُبْعَ دِينَارٍ فَمَا عَدُوُّ

اسام سائب، ائمہ کا مذہب :-

جو تھائی دریم یا اس سے کم کی چوری پر

قلعہ بد ہے۔

دلیل :-

ان ابی علی اللہ علیہ وسلم قلعہ سارقانی حجب قیمته ثلاثۃ دراهم

امام اعظم کے نزدیک :-

دس دریم یا اس سے زیادہ کی مالیت چوری کرنے

پر قلعہ بد ہے۔

دلیل :-

لا قطع فی اقل من عشرة دراهم

سوال نمبر ۱

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جبلۃ الحبلة (حاملہ کے حمل) کی بیع سے منع فرمایا۔

جز (ب) :-

جبلۃ الحبلة

تحریف

مصرف

جبلۃ الحبلة

ممن موعبلہ پر بیع کرنا اور ادا نیکی ٹخن کو جانور کے بچہ جننے تک مؤخر کر دینا۔

حکم :-

یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں ٹخن

مجهول ہے۔

جبلۃ کی تحقیق مصرف :-

جبلۃ حائلہ کی جمع یہ

جسے ظالم کی جمع ظلمۃ آتی ہے۔ معنی ہے حاملہ اونٹنی

بہفت اقسام میں صحیح ہے۔

جز (ج) :-

تحریف

مصرف

تلقى جلب

تلقى کا معنی ہے ملنا، جلب یہ جالب کی جمع ہے معنی ہے

بانٹ کر لانا۔

تعلق جلب

در بہارت سے ایک آدمی سبزیاں خریدنے کے لئے

شہر فروخت کرنے کے لیے جائے، شہر میں داخلے
یہاں سے پہلے تاجر راستے میں اس سے ٹال
مٹولے کرے وہ چیزیں کم قیمت میں خرید کر لے
اور وہ خود شہر جا کر اچھی قیمت میں بیچے۔
حکم:-

یہ بیع باطل ہے۔ کیونکہ اس کے اندر دھوکہ
ہے اور ظلم ہے۔

مصرف

بیع المحصاة

تحریق

بائع مشتری سے کہے کہ میں یہ کنکری پھینکتا ہوں
جس ڈھیر پر یہ گرے گی وہ ڈھیر اتنی
قیمت میں تمہارا بیوگا۔
حکم:-

یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں مبيع
مجهول ہے اور یہ ایک بیع کا شمار ہے۔

سوال نمبر 2

جزد (الف):-

ترجمہ عبارت:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس شخص کے لیے زمین ہو تو وہ اسے کاشت کرے
یا اپنے بھائی کو کاشت کرنے کے لیے اسے مہر دے
یا اسے نہ خود کاشت کرے نہ مہر دے بلکہ کاشت کرے

دینا چاہیے تو مہر دے یا اپنے بھائی کو کاشت کرنے کے لیے

کے لیے نہ یہ کہ یہ ذرا عت سے لینی وہ اسے کاشت کرے

تشریح :-

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہت سی نعمتوں سے نوازا ہے ان نعمتوں میں سے ایک زمین بھی ہے ہمیں اس عظیم نعمت کو ضائع نہیں کرنا چاہیے بلکہ اسکی قدر کرنی چاہیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسی فرما رہے ہیں کہ پہلے نمبر پر وہ خود زمین کا منت کرتے۔ اگر نہیں کر سکتا تو کسی بھائی کو کاشت کرنے کے لیے دے، اس کو ضائع مت کرے، کیونکہ اسے ضائع کرنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے۔

جز (ب) :-

کرائے پر زمین دینا جائز ہے یا نہیں
اختلاف المصنف

امام طاہرین حسن بصری کے نزدیک :-

کراۃ الارض مخلوقاً ناجائز ہے

دلیل :-

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کراۃ الارض

امام اعظم و شافعی وغیرہ کے نزدیک :-

کراۃ الارض بعض صورتوں میں جائز ہے

اور بعض صورتوں میں ناجائز ہے۔

دلیل :-

ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بشرط ما یخرج منها من زرع او ثمر

صحابین کے نزدیک :-

کراۃ الارض مخلوقاً جائز ہے۔

دلیل :-

صحابہ کرام علیہم الرضوان اور تابعین سے لے کر آج تک

تعاملے ناس ہیں اس سے ممانعت ایک عظیم حرج ہے۔

نوٹ :- فتویٰ صحابین کے قول پر ہے۔

سوال نمبر 3

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما

سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اپنے صدقہ میں رجوع کرے اسکی مثال اس کے لئے کی طرح ہے جو قے کرے پھر لوٹ کر اسے کھائے۔

یلبہ کا لغوی و اصطلاحی معنی

تشریف

مصرف

یلبہ

لغوی معنی :-

عطیہ دینا

اصطلاحی معنی :-

تملیک العین بلا عوض و بلا شرط

ترجمہ :-

بغیر عوض اور بغیر شرط کے کسی کو کسی چیز کا

مالک بنا دینا۔

جز (ب) :-

اولاد کے اندر یلبہ میں زیادتی :-

بعض اولاد کو

یلبہ زیادہ دینا اور بعض کو کم ہے سراسر زیادتی ہے اور ظلم ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے منع فرمایا، اولاد میں تفریق سے فتنے کا خدشہ ہے اور اس طرح کرنا حرام باپ کی بے فرمانی کا سبب بن سکتا ہے لہذا اس سے بچنا چاہیے۔

انسان کا اپنا صدقہ دوسرے کو دینا:-

اس میں کوئی حرج نہیں

اپنا صدقہ دوسرے کو دے سکتا ہے شریعت نے اسے حق دیا ہے
اس لیے کہ جب ایک چیز اس کے ملک میں آگئی اب وہ خود مختار
ہے چاہے تو دوسرے کو دے چاہے تو فحاش کر دے۔

سورۃ النبرا

جز (الف):-

ترجمہ عبارت:-

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بوڑھے
آدمی کو اپنے دو بیٹوں کے درمیان چلتا ہوا دیکھا تو فرمایا اس کا کیا
حال ہے صحابہ کرام نے عرض کی اس نے پیر لے چلنے کی نذر حالی ہے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی اللہ تعالیٰ اس کے نفس
کو عذاب دینے سے پیر واد ہے اور اسے سواری ہونے کا حکم دیا۔

مصیبت والی نذر کا حکم:-

یہ جائز نہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

نے اس سے منع فرمایا ہے۔

مثال:-

ایک آدمی کہے میرے بچے فلاں کلام ہو جائے میں نماز نہیں
پڑھوں گا۔ تو ایسی نذر موقوف ہے۔

نذر کا کفارہ:-

قسم والا کفارہ ہے۔

۱۔ ایک غلام آزاد کرے ۲۔ ۱۰ مسکینوں کو کھانا کھلانے

۳۔ اونہے رکھے (استطاعت کے مطابق ان میں سے ایسا کام کرے)۔

تہذیب

قرآن و حدیث میں تطبیق :-

قرآن پاک میں

سوال میں مذکور

والہو فوا نذر ہم ہے اور حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے
اس کے چھوڑنے کا حکم دیا ان میں تطبیق کی ضرورت یہ ہے :-
قرآن کریم میں عدم مصحیت پر مبنی نذروں کو پورا کرنے کا حکم
دیا گیا ہے۔ جبکہ حدیث میں مصحیت پر مبنی نذروں کو ترک
کا حکم ہے لہذا ان میں تعارض نہیں۔

ہمارے عزیز مسلمان مفسرین یہ بیان کر رہے ہیں :-

سورۃ النبرۃ

جز (الف) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ ملامتہ اور منابزہ سے منع فرمایا ہے۔ ملامتہ یہ ہے کہ دو آدمیوں میں سے ہر ایک دوسرے کے کپڑے کو بلا غور چھوئے۔ اور منابزہ یہ ہے کہ دو آدمیوں میں سے ہر ایک دوسرے کی حرف کپڑا پھینکے لیکن اسے دیکھے نہیں۔

سورۃ النبرۃ

جز (الف) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سے روایت ہے آپ فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودی سے لحام لیا اور اس کے پاس زرہ رہن رکھی۔

صحابہ کرام کی بجائے یہودی سے لحام لینے اور زرہ رکھنے کی وجہ :-

۱ :- بیان جواز کے لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کیا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ یہودیوں سے معاملات کس طرح ہیں۔

۲ :- ممکن ہے اس وقت صحابہ کرام میں سے کسی کے پاس لحام نہ ہو

۳ :- صحابہ کرام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا بیت لحاظ کرتے وہ آپ سے رقم و غزوہ نہ لینے اس لیے نبی پاک نے یہودی سے لحام لی تاکہ صحابہ کرام کو یہ تعلیف نہ اٹھانی پڑے۔

جز (ب) :-

حفر میں رہیں رکھنا جائز ہے یا نہیں :-

اختلاف الہ

اللہ ارہم کے نزدیک :-

حفر میں رہیں رکھنا جائز ہے یا نہیں :-

دلیل :-

سوال میں مندرجہ حدیث اٹکل دلیل ہے،

امام حجاہ اور داؤد کے نزدیک :-

عرفہ سفر میں رہیں رکھنا جائز ہے حفر میں نہیں

دلیل :-

دن کتب علی مسودہم تجرد لکھنا یا عرفہ مقبول ہے

مسوالہ نمبر ۱

جز (الف) :-

توجہ حدیث :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اولاد آدم

کا سردار رہوں۔ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی

اور میں پہلا شفاعت کرنے والا ہوں۔ اور میں وہ پہلا ہوں

جس کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

تعارضِ حدیث:

اُیک حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "الافضل ابی الابداد"
 جبکہ سوال میں مذکور حدیث میں اپنی فضیلت بیان فرمائی۔
 اسکی دو وجہیں ہیں۔

3:- نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی حدیث میں عجز و انکسار کا
 مظاہرہ فرمایا، اور وہاں تحقیر کی لہر میں فضیلت دینے سے مجاہد
 کو منع فرمایا۔
 مطلب یہ ہے کہ اُیک نبی کو واقعی اُبداد پر فضیلت تحقیر کی ضرورت میں
 نہیں دینی چاہیے۔

3:- دوسری حدیث میں اپنی فضیلت بیان فرمانے کے لیے فرمایا۔

اُیک نبی کو دوسرے اُبداد پر تحقیر کے قصور سے فضیلت دینا منع ہے ورنہ نہیں

سوالبر 3

جزد (۱) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خیر والوں سے معاملہ فرمایا
آدھے پھلوں یا اکھتوں کا جو خیرک زمین سے نکلیں۔

منزاعت اور خابره کے درمیان فرقی

بعض نے ان کے درمیان فرقی نہیں کیا اور کہا کہ یہ دونوں ایک ہی
چیز ہیں۔

بعض کے نزدیک منزع میں آدھی پیداوار اور مخصوص
حصہ منزع کو دیا جاتا ہے۔
جسک خابره میں آدھی پیداوار دی جاتی ہے۔

جزد (۲)

منزاعت اور مساقات کے جواز کے بارے اختلاف

مساقات :-

سب کے نزدیک جائز ہے۔

منزاعت :-

اس کے جواز عدم جواز میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

ائمہ ثلاثہ جہور کے نزدیک :-

منزاعت جائز ہے۔

خاصہ کے نزدیک :-

منزاعت جائز ہے فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے۔

دریل :-

سوال میں مذکور حدیث انکی دلیل ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے نزدیک :-

من ارعت ناجائز ہے۔

دلیل :-

حضرت عبداللہ بن مسقل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لوگوں نے اس کے بارے پوچھا تو آپ نے فرمایا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔

سوال نمبر 3

جز (۱) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم تنہ کوئی قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھائے۔

قربانی کس سال واجب ہوئی :-

قربانی سن 2 ہجری میں واجب

ہوئی۔

جز (۲) :-

قربانی کے گوشت کو تین دن میں اوپر روکے رکھنا؟

قربانی کا گوشت آجکل تین دن سے اوپر روکے رکھنا جائز ہے اگر پورا سال کھانا جاوے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

دلیل :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہم یہ ہے کہ میں نے تمہیں قربانی کا گوشت تین دن سے زائد جمع کرنے اور کھانے سے منع فرمایا تھا لیکن اب تم کھا سکتے ہو۔

سوال میں مندرجہ حدیث کا جواب :-

اور اس کا جواب یہ ہے کہ

ایک سال قربانی کے دن صیئہ پاک میں کبھی سے کافی تعداد میں لوگ آئے اس لیے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ

جس آدمی کے پاس قرآن کا گوشت ہے وہ عرف تین دن

کھانے کے لیے اپنے پاس رکھے بقیہ گوشت جو مدینہ شریف میں لوگ
آئے ہیں انہیں تقسیم کر دے۔

دوسرے سال جو تک وہ لوگ نہ آئے تو بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا میں نے تمہیں جو دن سے زائد قرآن کا گوشت جمع
کرنے سے منع فرمایا تھا، لیکن اب تم اسے کھا سکتے ہو۔

سورۃ النمل

جز (۱۱) :-

ترجمہ حدیث :-

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں بنی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس
شخص نے نرد شیر کھیل کھیلا تو یا اس نے اپنے ہاتھ کو خنزیر
کے گوشت اور اس کے خون میں ڈبوایا۔

الفاظ محظوظہ

نرد شیر :-

نرد ایک کھیل ہے۔ اور شیر ایک بادشاہ تھا
جس کی طرف یہ منسوب ہے۔

فیصل :-

نرد شیر

جز (۱۲) :-

نرد شیر اور شطرنج کھیلنے کا حکم :-

کھیل کھیلے

وقت اگر جو وغیرہ نہ لگایا ہو۔ اور شریعت صلیہ کے خلاف
کوئی کام نہ کیا ہو۔ مثلاً نماز وغیرہ کی پابندی کرے۔ اور
گالی ملکوت نہ دے۔ اس صورت میں کھیلنا جائز ہے۔
بصورت دیگر جائز نہیں۔

سورہ نبرۃ

جزا لاء۔

ترجمہ حدیث :-

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اللہ تعالیٰ تم میں
سے ایک کی توبہ پر بہت خوش ہوتا ہے اور تم میں سے ایک کی خوشی سے
جو اسے گم شدہ چیز پانچ سو ملتی ہے۔

توبہ کا معنی اور اس کے ارکان

تعریف

معرف

لغوی معنی :-

توبہ

پوچھنا، رجوع کرنا

اصطلاحی معنی :-

پہلے کا اپنے گناہوں سے معافی مانگنے
کے لیے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا

توبہ کے ارکان :-

توبہ کے چار ارکان ہیں

1 :-

حسُّ گناہ سے توبہ کی اس کے قریب نہ جانا ۔

2 :-

اپنے لیے پیر شرمندہ ہونا، دوبارہ اسے یاد کر کے اللہ تعالیٰ سے
بخشش مانگنا

3 :-

حق العبد اُترے تو اس کی تلافی کرنا

4 :-

اللہ تعالیٰ پر توبہ کو قبول کرنا؟

اہلسنت کے نزدیک :-

اللہ تعالیٰ ہر کوئی چیز واجب نہیں

حلیل :-

اگر اللہ تعالیٰ ہر کوئی چیز واجب ہو تو اس سے اللہ تعالیٰ کا عجز اور محکوم ہونا لازم آئے گا جو کہ غلط ہے۔ رب تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا: ان الله لذی عن الدالین و یفعل ما یشاء۔
یہ ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ ہر کوئی چیز واجب نہیں۔
ہاں اگر بخیر و تفضل اللہ تعالیٰ اپنے اوپر کوئی چیز لازم کرے تو یہ اس کا کرم اور احسان ہے۔

معتزلہ کے نزدیک :-

اللہ تعالیٰ ہر توبہ کو قبول کرنا واجب ہے۔

حلیل :-

جو چیز بندے کے حق میں بہتر ہے اللہ تعالیٰ پر اس کا کرنا لازم ہے۔
یہاں یہ توبہ بندے کے حق میں بہتر ہے تو اللہ پر لازم ہے کہ وہ اسے قبول کرے۔

اہلسنت کی طرف سے جواب :-

اللہ تعالیٰ ہر کوئی چیز واجب نہیں۔
ہاں اگر بخیر و تفضل وہ اپنے اوپر کسی چیز کو لازم کرے تو یہ اس کا کرم و احسان و احسان عظیم ہے۔

برج مسم شریف سالانہ ۲۰۱۶

سوال نمبر ۱

جز ۱۱:-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی سے جو ان اونٹ قرضہ لیا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مقدمہ کے اونٹ آئے آپ نے حضرت رافع کو حکم دیا کہ وہ آدمی کو جو ان اونٹ دے آئے۔ حضرت ابو رافع جیسی لوگ اور عرض کی کہ میں نے اس اونٹ کی طرح نہیں پایا مگر اس سے بہتر نوکیلے دانتوں والا نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جیسی دسو کیونکہ بہترین شخص وہ ہے جو اپنا قرضہ اچھے طریقے سے ادا کرے۔

الفاظ مختصر:-

استسلف:-

سلف سے پہلے یعنی پہلے قرضہ لینا

بکرا:-

جو ان اونٹ کو کہتے ہیں

رباعیا:-

نوکیلے دانت والا جس کے چار دانت گر چکے ہوں

جز ۱۲:-

حدیث سے مستنبط مسائل

۱۔

قرضہ لینا جائز ہے

۲۔

حیوان کی بیع کرنا جائز ہے

۳۔

قرضہ اچھے طریقے سے ادا کرنا چاہیے

حصہ (۱۱) :-

حیوان کی قرض پر بیع کرنا؟

اس میں ائمہ کا اختلاف ہے۔

جمہور کے نزدیک :-

بیع جائز ہے۔

حلیل :-

سوال میں مذکور حدیث دلیل ہے۔

اصناف :-

بیع ناجائز ہے۔

حلیل :-

تمام جانور ایسے جیسے نہیں ہوتے، ان میں فرق ہوتا ہے۔

اگر بالفرض کسی سے جانور لے لے تو جب اسے واپس کر لے تو وہ

کچے میرا جانور اس سے ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ پھر جھگڑا ہو جائے۔

اس لیے یہ بیع ناجائز ہے

حصہ (۱۲) :-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹن سے قرض کیسے ادا کیا؟

حدیثوں میں آتا ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے بیت المال

سے وہ اونٹ خرید لیا پھر قرض اتارنے کے لیے حضرت رافع بن

خدیج کو فرمایا کہ میرا قرض اتار آؤ۔

مسو النمری

حصہ (۱۳) :-

ترجمہ عبارت :-

حضرت عباد بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لو حج سے، لو حج سے، اللہ تعالیٰ نے

ان کے لیے راستہ مقرر کر دیا۔ اگر کھوار الزکا اور لڑکی بیکار ہی کریں

تو ۱۰۰ اکڑے اور جلا وطنی انکی سزا ہے۔ اور اگر شادی شرع
برکاری کریں تو انکی سزا رجم اور ۱۰۰ اکڑے ہیں۔

جنز ۱۱:-

جلا وطنی کے بارے فقہاء کرام کا اختلاف

مشاور

کے نزدیک:-

شخص

اگر کوئی باکرا یا ٹیپہ سے برکاری کرے تو رجم اور ۱۰۰
اکڑے حد کے علاوہ اگر حاکم مناصب سمجھے تو اسے جلا وطن کر سکتا ہے۔

دلیل:-

سوال میں مذکور حدیث انکی دلیل ہے۔

اختلاف کے نزدیک:-

جلا وطنی حد میں شامل نہیں

دلیل:-

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ کو حد لگوائی
تھی جلا وطن نہیں کیا۔

سوال نمبر ۳

جنز ۱۱:-

خلافت اور امارت کے درمیان فرق

خلافت:-

لغوی معنی ہے نیابت

امارت:-

لغوی معنی ہے بادشاہت

خلافت اسے کہیں گے جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو۔
اور امارت عام ہے چاہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہو یا نہ ہو۔

یزید بن معاویہ کا شمار بارہ خلفاء میں؟

یزید بن معاویہ کا شمار بارہ خلفاء میں ہوتا ہے
لیکن یہ خلیفہ برحق نہ تھے کیونکہ انکے مخالفانہ کی دستاویز
دنیا میں مشہور ہیں۔

سوال نمبر ۱

جنرل ۱۱:-

ترجمہ حدیث:-

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے
نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے صحابہ کو گالی نہ دو، میرے صحابہ
کو گالی نہ دو اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے
اگر تم میں سے کوئی انہیں پیار جتنا سمونا فرج کرے تو صحابہ کی ایسی
مدد یا نفی مدد کو نہیں اپنے سکے گا۔

بچے پر صحابی کا اخلاق؟

اسام بخاری عید الفرج کے نزدیک
ایسا بچہ جو پانچ سال کا ہو اور سمجھ بوجھ رکھتا ہو اور
اس نے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی کی ہو
تو اس پر صحابی کا اخلاق ہو گا۔